بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

بدھ - جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۲۲ ظہور ۱۳۴۸ہش - ۲۲ اگست ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۹۴

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا کراچی میں ورود مسعود

اور

اہم دینی مصروفیات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کراچی میں ورود مسعود کی جو مختصر اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی تھی وہ اس سے پہلے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اب جو تفصیلی اطلاع مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے وہ احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"کراچی ۱۶ ظہور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارہ بجکر دس منٹ پر بخیریت کراچی پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ صبح قریباً چھ بجے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے روانہ ہوئے ساڑھے نو بجے لاہور پہنچے اور قریباً سوا دس بجے ہوائی اڈے پر تشریف لے گئے جہاں مکرم امیر جماعتِ احمدیہ لاہور نیز بعض دیگر احباب حضور ایدہ اللہ کی ملاقات کے لئے موجود تھے۔ ساڑھے دس بجے حضور ہوائی جہاز میں سوار ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً ڈیڑھ گھنٹے میں کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی مستقر پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی و چند دیگر احباب نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ کے ساتھ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری

(باقی صٹ پر)

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۲۱ ظہور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں کراچی تشریف فرما ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

- جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

- چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید جو آجکل تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں میں دورہ کر رہے ہیں یہ اعلان پڑھتے ہی فوراً عازم مرکز ہو جائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز اصل میں ربّ العزّة کے حضور ایک دعا ہے

اِس دُعا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں ربّ العزّة سے دُعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ:۔

اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تُو ایسا شعلۂ نُور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱ - ۳۲۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ ظہور ۱۳۴۸ ہش

عمل اور ایمان

آج پاکستان میں ہر طرف سے یہی آواز سنائی دیتی ہے کہ :-

(۱) "پاکستان میں معاشی مسائل صرف اسلامی نظام کے قیام سے حل ہوں گے"

(۲) "پاکستان کی بقا کے لئے اسلام اور جمہوریت لازمی ہے"

اگرچہ ہر روز اخبارات ایسی سُرخیوں سے لدے نظر آتے ہیں مگر یہ دونوں سُرخیاں صرف ایک اخبار سے بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ اب ایک تیسری آواز بھی اسی اخبار سے سُنئے :-

"عوامی کردار کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کئے بغیر قرآن وسُنّت کی اساس پر ترقی پذیر معاشرہ کی تشکیل ناممکن ہے"

(کارنیلئس)

مسٹر کارنیلئس (Cornelius) پاکستان کے سابق چیف جسٹس ہیں اور ان کے کئی مضامین اور مقالے اخبارات میں پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے متعلق آپ نے پڑھے ہوں گے۔ آپ مذہباً عیسائی ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا اسلامی قانون کے متعلق مطالعہ کافی وسیع ہے تاہم آپ عیسائی ہیں اور یہ امر واقعی قابلِ اعتنا ہے کہ آپ اسلامی قانون کے بڑے مداح ہیں۔

خاص کر آپ نے اپنے حالیہ مقالہ میں جو بات کہی ہے جس کا عنوان ہم نے اوپر نقل کیا ہے ہم مسلمانوں کے لئے قابلِ عبرت ہے۔ اسلام محض نظریاتی یا خیالی تصوراتی فلسفہ نہیں بلکہ اسلام کا نظریہ اس وقت تک کوئی معنی نہیں رکھتا جب تک اس کو عمل کی کسوٹی پر نہ کسا جائے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کوئی خیالی فلسفۂ اخلاق نہیں بلکہ اگر اس کو فلسفہ کہنا روا ہے تو یہ کہا جائے گا یہ فلسفۂ عمل ہے یعنی جب تک اسلامی اصولوں کو عمل کے ترازو میں نہ تولا جائے بلحاظ دین کے ان کا کوئی فائدہ نہیں۔

اب دیکھنے والی جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں اسلام لانا چاہتے ہیں وہ مسلمانوں میں عملی بیداری پیدا کرنے میں کہاں تک جدوجہد کر رہے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ یاد رہے کہ کسی کام میں عمل اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جب اس کام کے انجام پر حق الیقین ہو۔ مثلاً ایک انسان موٹر اس وقت چلاتا ہے جب اس کو کامل یقین ہو کہ وہ موٹر کو چلا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب مادی باتوں میں یہ ضروری ہے تو روحانی باتوں میں کیوں یہ اصول ملحوظ نہیں ہو گا۔ اسلام کی بنیاد ایمان بالتوحید پر ہے۔ شرک فی التوحید اس میں ایسا گناہ ہے جس کی معافی نہیں مل سکتی۔ اب اگر ایک مسلمان کو اسلام پر عمل کرنا ہے تو لازمی ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان حق الیقین کے درجہ پر ہو ورنہ اس کے اعمال میں حقیقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی خواہ وہ دن رات عبادت میں مصروف رہے۔

مسٹر کارنیلئس کا کہنا یہ ہے کہ :-

"عوامی کردار کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کئے بغیر قرآن وسُنّت کی اساس پر ترقی پذیر معاشرہ کی تشکیل ناممکن ہے"

کیا وہ لوگ بھی جو بڑے زور شور سے چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہاں اسلامی نظام قائم ہونا چاہیئے اور کہ پاکستان کی بقا اسلام سے وابستہ ہے جانتے ہیں کہ یہاں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے جن کو باری تعالیٰ پر حق الیقین حاصل ہے؟ مگر خود یہ آوازیں بتا رہی ہیں کہ یہاں ایسی کوئی بات نہیں۔ اگرچہ مسٹر کارنیلئس نے پتہ کی بات کہی ہے لیکن کیا وہ خود باری تعالیٰ پر بلا شرکتِ غیرے حق الیقین رکھتے ہیں۔ خیر وہ تو مذہباً عیسائی ہیں خود ہمارا جو مسلمان کہلاتے ہیں کیا حال ہے؟

(باقی)

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انفاق فی سبیل اللہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا: "اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ: "اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا"

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنیٰ الخ صـ ۱۹۴)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اَور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اَور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک۔ اس کا مال و متاع برباد کر۔

(۲)

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ"

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ صـ ۱۹۶)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سَو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

قرآن کریم ایک مکمل ہدایت نامہ اور مکمل شریعت ہے

اسے اس نیت اور عزم کے ساتھ پڑھنا اور سیکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنا ہے۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ربوہ ۷، ماہ ظہور ۱۳۴۸ ہش بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کو خطاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

فرمایا:۔

قرآن کریم دراصل پوری اور مکمل کتاب ہے

دیگر مذہبی کتابیں جو ہیں وہ تو اس کی تفسیر ہیں۔ نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قول جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ قرآن کریم کی تفسیر تھا۔ کیونکہ آپ نے قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگی گزاری تھی۔ اور آپ کی زندگی کا ہر پہلو قرآن کریم کی تعلیم کا ایک پہلو ہے ہم قرآن کریم کو اس لئے پڑھتے ہیں کہ یہ ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔ مکمل شریعت ہے اور عمل کرنے والی کتاب ہے۔ خالی پڑھنے اور پھر سو جانے والی کتاب نہیں۔ اس کو اس نیت اور عزم سے سیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیں اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنا ہے۔ قرآن کریم نے اصولی طور پر تعلیم دی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعض حصوں کی تفسیر کی ہے۔ اور اپنی زندگی میں اس کا نمونہ دکھایا ہے۔ مثلاً زبان ہے اس کے متعلق بھی قرآن کریم نے بہت سے احکام بیان فرمائے ہیں۔ اور اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں اور بتایا ہے کہ بات چیت کیسے کرنی چاہیئے۔ لیکن انسان اس تعلیم کو یاد نہیں رکھتا۔ خصوصاً

بچپن کی عمر میں تربیت

کی طرف توجہ نہ ہونے کی وجہ سے قرآن کریم کی تعلیم یاد نہیں رہتی۔ مثلاً قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ حقارت و استہزا کے ساتھ کسی کے متعلق بات نہیں کرنی۔ لیکن بچپن میں صحبت اور ماحول کی وجہ سے بعض دفعہ اس طرف توجہ نہیں ہوتی۔ زندہ دلی تو ہے اسلام میں لیکن زندہ دلی کے یہ معنی نہیں کہ مذاق میں کسی کو حقیر سمجھ کر اس سے کوئی بات کی جائے۔ کیونکہ اگر کوئی ایک انسان حقیر ہے تو وہ بات کہنے والا بھی حقیر ہے۔ پس بچپن میں ہر احمدی بچہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کا بحیثیت انسان ایک رتبہ رکھا ہے۔ اسے شرف اور عزت عطا کی ہے۔ اس لئے یہ عادت ہونی چاہیئے کہ ہر انسان کو معزز سمجھا جائے۔ کسی کو ذلیل نہ سمجھا جائے۔ ہاں اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ذلیل ہو جائے۔ تو یہ اس کی اپنی بدبختی ہے لیکن ہمارا یہ کام نہیں کہ تمسخر اور استہزا اور حقارت کے ساتھ اپنے کسی انسان بھائی (میں احمدی نہیں کہہ رہا) کو یاد کریں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

آپ کے مخالف آپ کے خلاف سخت بدزبانی کیا کرتے تھے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کبھی ان میں سے کسی کے خلاف حقارت کی بات نہیں نکلی۔ قرآن کریم میں گو بعض سخت الفاظ آتے ہیں۔ لیکن کسی کو حقیر سمجھنے اور امر واقع کو بیان کرنے میں فرق ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جو ذلیل ہو جائے اور قرآن کہے کہ یہ ذلیل ہے تو یہ حقارت کا بیان نہیں بلکہ امر واقع کا بیان ہے۔ یہ نہیں کہ کسی کے مرتبہ، عزت اور شرف کو پہچانا نہیں گیا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے اپنے مرتبہ، شرف اور عزت کو نہیں پہچانا اور وہ خدا کی نگاہ میں ذلیل ہو گیا۔ لیکن ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ کسی کے خلاف حقارت کے الفاظ نہیں استعمال کرنے۔ انسان کی عزت اور رتبہ اور شرف کو پہچاننا ہے۔

آج دنیا میں بڑی بیماری یہی ہے

کہ دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور آگے اس سے ہزار بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ہزار تخیلات پیدا ہوتی ہیں۔ بے اطمینانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ غصے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً آج کی دنیا میں جو امیر ہو جائے وہ غریب کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ حالانکہ اسے خیال ہونا چاہیئے کہ انسان ہونے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عزت دی ہے وہی عزت اس کو بھی بخشی ہے۔ دولت عزت کی نشاندہی نہیں کرتی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے دولت دی ہے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کا امتحان لیتا ہے۔ اگر وہ اس امتحان میں پورا اترے تو وہ معزز ہو گا۔ اور اگر وہ اس امتحان پر پورا نہ اترے تو وہ ذلیل ہو جائے گا۔ پھر کسی کی غربت بھی یہ نہیں بتاتی۔ کہ وہ خدا کی نگاہ میں حقیر ہے۔ بلکہ وہ بھی ایک رنگ کا امتحان ہے۔ جو شخص غربت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا کے عہد پر پختگی سے قائم رہتا ہے۔ قناعت کے اصول پر کاربند ہوتا ہے۔ غربت میں عمدہ اخلاق کو ظاہر کرتا ہے۔ تو وہ

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں

معزز ہو جاتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کسی کو دولت دے دیتا ہے اور کسی کو نہیں دیتا۔ کسی کو غربت کے امتحان میں ڈالتا ہے اور کسی کو نہیں ڈالتا۔ ہر دو حالتیں انسان پر دنیا میں آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اگلی زندگی میں ہر دو کو اپنے بہت سے فضلوں سے نوازتا ہے۔ اور کسی کو گھاٹے میں نہیں رکھتا۔

غربت کی وجہ سے انسان بعض دفعہ وقتی طور پر مایوس ہو جاتا ہے۔

لیکن

ایک مومن کے لئے غربت میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں

اس کو یہ امید رکھنی چاہیئے اور یقین رکھنا چاہیئے کہ اگر اس دنیا میں نہیں تو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایسے سامان پیدا کئے ہیں جن کی قیمت اس دنیا کے سامان سے بہت زیادہ ہے۔ مثلاً غربت ہے یا انسان بیمار ہو جاتا ہے وہ ہر وقت صحت مند نہیں رہتا وہ غلطیاں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑتا ہے۔ تو بیماری اسے پکڑ لیتی ہے۔ اور بیماری میں انسانی جسم زندگی سے مایوس ہو کر وفاع چھوڑ دیتا ہے اور اسے موت کی شکل میں بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب تک قوتِ مدافعت نہ ہو جسم سے بیماری دور نہیں ہوتی۔

بیماری سے شفا پانا

دراصل یہی ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی جسم مقابلہ کرنے لگ جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ بیماری خواہ کتنی ہی شدید ہو۔ موت چاہے کتنی ہی قریب ہو انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو "کُن" کہنا ہے اور جسم میں تبدیلی ہونی شروع ہو جانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بڑی وضاحت فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوتا ہے۔ تو جسم کے وہ ذرّے جو غذا سے طاقت حاصل نہیں کر رہے ہوتے وہ طاقت حاصل کرنی شروع کر دیتے ہیں اور جن ذرّوں کو اللہ تعالیٰ نے بیماری کے مقابلہ کے لئے پیدا کیا ہے جب وہ مقابلہ کرنا ترک کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو پھر سے مقابلہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح جسم بیماری پر غالب آجاتا ہے۔

پس

قرآن کریم کو اس نیت کے ساتھ سیکھنا چاہیئے

کہ اس پر عمل کرنا ہے۔ جو شخص قرآن کریم کو اس نیت کے ساتھ اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق نہیں سیکھتا۔ وہ حقیقتاً احمدی نہیں۔ اگر وہ باغیانہ خیالات رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ مجھے قرآن کریم سیکھنے کی ضرورت نہیں تو وہ یقیناً احمدی نہیں۔ لیکن اگر وہ باغیانہ خیالات نہیں رکھتا۔ ہاں اس کا اس طرف رجوع نہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے اس طرف توجہ دلائیں۔ دنیا میں جتنا فساد نظر آتا ہے۔ سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ سب قرآن کریم کے احکام کو توڑنے کی وجہ سے ہے۔ اس زمانہ میں جتنے

ہنگامے اور لڑائیاں

ہو رہی ہیں ان کی ایک وجہ یہی ہے کہ لوگوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ مزدور دل کی سٹرائیک (Strike) ہے یا نعرہ بازی نہ مزدور اپنے حقوق کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ ان سے محبت کا دعویٰ کرنے والے اس کے حقوق کو سمجھتے ہیں۔ یہ فساد اور لڑائیاں ان طاقتوں کا تصادم ہے جن طاقتوں کے اتحاد میں ان کی بہبود اور ترقی کا راز مضمر ہے۔ لیکن انسان سمجھتا نہیں اور وہ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور اپنے مستقبل کو بھی تاریک کر دیتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کو سمجھنے کے ذریعہ اسے روشن نہیں کرتا۔

پس یہاں جو بچے ہیں یا بڑے ہیں (سب بھائی ہیں) وہ اس غرض سے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں کہ وہ قرآن کریم کو اس غرض سے سیکھیں کہ وہ اس پر عمل کریں۔ اس لئے سب

دوست اس غرض کو سامنے رکھیں۔

کیونکہ قرآن کریم تاریخ کی کتاب نہیں اور نہ یہ کوئی قصہ کہانی ہے۔ اگر اس میں کوئی قصہ کہانی ہے۔ اگر اس میں کوئی واقعہ بیان ہوا ہے تو اس کے نیچے بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی عظیم صداقت رکھی ہے۔ اس کو سمجھنا چاہیئے اور اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے ؛

داخلہ جامعہ احمدیہ

انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۳ ستمبر کو جامعہ احمدیہ کھل رہا ہے اور نئے سال کی تعلیم شروع ہو رہی ہے۔ نئے داخل ہونے والے طلباء کا انٹرویو اور داخلہ ۱۰ اور ۱۱ ستمبر کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ داخل ہونے والے طلباء گھر سے پوری تیاری کر کے آئیں اور بستر اور چارپائی وغیرہ کا انتظام کر کے آئیں۔
فارم داخلہ اسی وقت دفتر جامعہ سے حاصل کر کے پُر کر دیں۔ پراسپکٹس منگوا سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ

طبیہ کالج ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر ۱۹۶۹ء سے دوبارہ کھل رہا ہے۔ نئی کلاس فرسٹ ایر کا داخلہ بھی اسی تاریخ سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا طلباء کا وقت مقررہ پر حاضر ہونا ضروری ہے۔ اور نئے داخل ہونے والے طلباء بھی مقررہ وقت کے اندر داخل ہونے کی کوشش کریں۔ (پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

جامعہ احمدیہ سے خارج شدہ طلباء

مندرجہ ذیل سابق طلباء جامعہ احمدیہ کے ذمہ لائبریری کی کتب ہیں۔ ان کو متعدد بار بذریعہ خط اطلاع دی گئی ہے۔ مگر تا حال انہوں نے کتب واپس نہیں کیں۔ اب بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ کتب جلد واپس کر دیں۔

۱۔ رائے فضل حسین ولد رائے خان محمد صاحب	۷ کتب
۲۔ رفیق احمد غالب	۲ "
۳۔ نعیم اللہ	۱ کتاب
۴۔ محمد عزیز گجراتی	۲ کتب

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت
پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قیصر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

زعماء انصار اللہ: تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ ۲۰ تبوک / ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

[redacted]

اذکروا موتٰکم بالخیر

ملک نبی محمد صاحب مرحوم

مکرم افتخار احمد صاحب ایم اے۔ ایم ایڈ المینشرات ٹیسکرٹری ایریا۔ ربوہ۔

ملک نبی محمد صاحب مرحوم بروز جمعرات ۱۰ راگست صبح سویرے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالےٰ نے توفیق دی کہ آخری نماز تک مسجد میں ادا کی۔ صحت اچھی رہی۔ خدا تعالےٰ نے غیرتمند زندگی دی اور کسی کا محتاج نہ ہونے دیا۔

مرحوم موصی تھے۔ مسیح پاک کے پروانے تھے۔ وصیت کے مطابق ادائیگی میں باقاعدگی کی کوشش کرتے۔ آخری دنوں میں حسابات مکمل کر دئے تھے کیونکہ انہیں اپنی وفات کے بارے میں اشارہ مل چکا تھا۔ خود فرمایا کرتے تھے۔ جوانی کے زمانہ کی بات ہے ایک دفعہ سخت بخار ہوا۔ بخار کیا تھا شدید درد۔ بچنے کی امید نہ رہی۔ غنودگی طاری ہوئی۔ اسی حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا۔ حضورؑ نے فرمایا ؛ آپ غم نہ کریں۔ ابھی آپ کا وقت نہیں آیا۔ آپ کی عمر ۵ ۷ سال ہوگی یا پچاسی اس مبارک اشارے کی وجہ سے آپ زندگی بھر مطمئن رہے اور خاموشی سے اپنے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ جوانی میں جو چستی جسم میں پائی تھی وہ قریباً آخر تک قائم رہی۔ چند سالوں سے بڑھاپا کے آثار لگے تھے۔

اصحاب حضرت مسیح موعودؑ میں سے تھے زیادہ واقعات یاد تھے۔ کئی بار پوچھا گیا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پاک کے واقعات سنائیے۔ فرماتے میری عمر بہت چھوٹی تھی۔ ایک مرتبہ حضورؑ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ حضورؑ نے پانی پیا جو بچا وہ میں نے پی لیا۔ یہ واقعہ انہیں خوب یاد تھا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عشق تھا۔ سلسلہ کی کتب اور رسائل کو سنبھال کر رکھتے ایک مرتبہ پرانے کاغذات کی الماری دیکھ رہے تھے۔ کاغذات میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے قرآن پاک کے چند تفسیری نوٹ نکل آئے فرمایا بہت اچھی تفسیر ہے اپنے پاس رکھ لو۔ وہ چند اوراق میں نے سنبھال کر رکھ لئے۔ یہی مقدس نشانی اُن کی یاد دلاتی رہے گی۔ اطفال اور خدام کے امتحانات کے لئے تیاری کی ضرورت ہوئی تو اکثر آپ ہی کے ہاں سے کتب دستیاب ہو جاتیں۔ ایک مرتبہ قادیان سے کورس مقرر ہوا۔ اس میں سبز اشتہار بھی شامل کیا گیا۔ سبز اشتہار کہیں سے نہ مل پایا کئی روز تک اپنے کاغذات میں تلاش کرتے رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ میرے پاس یہ رسالہ نہ ہو۔ آخر یہ رسالہ مل گیا بہت خوش ہوئے ان کی خواہش ہوتی تھی کہ ایسے جماعتی امتحانات میں خدام ضرور شرکت کریں۔ خود بھی انصار اللہ کے تمام امتحانات میں شرکت کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔

سالہا سال تک جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ کے پریذیڈنٹ رہے۔ مقدور بھر کوشش کر کے اس منصب کی خدمات بجالاتے رہے۔ جب مخدوم محمد ایوب صاحب مرحوم نقل مکانی کر کے میانی آ گئے تو اکثر انہیں جماعت گھوگھیاٹ کے پریذیڈنٹ بننے کو کہا کرتے۔ مخدوم صاحب اس ذمہ داری کو سنبھالنے سے معذوری کا اظہار فرماتے۔ مگر آپ کی شدید خواہش ہوتی کہ آپ کے ذریعہ اس جماعت کو علمی فوائد حاصل ہوں۔ چنانچہ جب مرحوم مخدوم صاحب میانی تشریف لے آئے تو آپ کو صدارت سنبھالنے پر مجبور کر دیا۔ جس زمانہ میں خود پریذیڈنٹ تھے۔ جماعت کے وقار کا ہمیشہ خیال رکھا۔ غیر از جماعت دوستوں سے اس رنگ میں احمدیت کا تعارف کراتے کہ تبلیغ کا فریضہ بھی بخوبی انجام پائے وہ احمدی اور غیر احمدی دونوں میں یکساں مقبول تھے۔ جماعت کی تربیت کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ ۱۹۵۰ء میں مرکز کی طرف سے ایک معلم گھوگھیاٹ تشریف لاتے تو ملک صاحب کے ہاں قیام کیا۔ ملک صاحب نے ان کو مرکز کے نمائندہ کے علاوہ ذاتی مہمان کا درجہ دیا اور ایک لمبے عرصہ تک مرحوم ان کی خدمت کرتے رہے۔ ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھتے رہے۔ جماعتی مہمان خواہ وہ مرکز سے آئے ہوں یا دوسری جماعتوں کے نمائندے ہو کر ہمیشہ ملک صاحب ہی کے مہمان ہوتے خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کرتے اور انہیں ہر ممکن سہولت دینے کی کوشش کرتے۔ بعد میں جب مخدوم صاحب مرحوم پریذیڈنٹ مقرر ہوئے۔ آپ نے بدستور اپنا دستر خوان وسیع رکھا۔ سیکرٹری ضیافت کے فرائض انجام دیتے رہے دراصل انہیں اس قسم کا کام کر کے دلی سکون حاصل ہوتا تھا۔

تقسیم سے پہلے قادیان میں جلسہ سالانہ پر اہتمام سے جایا کرتے۔ دسمبر میں خصوصاً آخری ہفتہ میں جب اپنے مخصوص پُروقار لباس میں ملبوس سرگرم عمل نظر آتے تو ان کے نشست و برخاست سے صاف پتہ چلتا کہ مسیح پاک کے مہمان دار الامان جانے کی تیاری میں ہیں۔ قادیان چھوٹا۔ یوں لگا جیسے وجود کا لازمی حصہ کٹ گیا شروع شروع میں ربوہ آ جایا کرتے مگر بعد میں طبیعت بجھی بجھی رہتی۔ آنا جانا بھی کم ہو گیا۔ شاید بچھڑنے والوں کا احساس چین نہ لینے دیتا تھا۔ اور بے تابی برداشت نہ ہوتی!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب ۱۹۵۰ء میں بھیرہ تشریف لے گئے تو مرحوم نے خاص و عام احمدی اور غیر احمدی سب احباب کو فرداً فرداً بھیرہ جانے اور حضورؓ کے ارشادات سننے کی دعوت دی۔ ان کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ غیر از جماعت دوستوں کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔

اپنے گاؤں کے سب سے بڑے زمیندار تھے۔ چاہتے تو سیاست دھڑے بندی میں حصہ لے کر دنیوی فوائد حاصل کر سکتے تھے۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ہمیشہ کوشش رہی کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ گداز دل کے مالک تھے منکسر المزاج اور ہمدرد۔ گاؤں کے بزرگان میں سے تھے۔ چھوٹے بڑے سب احترام کرتے اور باپ سمجھتے۔ حد درجہ مشفق تھے۔ بہت محبت سے پیش آتے۔ خواہ گاؤں کا غریب ترین آدمی کیوں نہ ہو۔ آپ اسے انسانیت کے درجہ پر رکھتے۔ وسیع القلب تھے منفی جواب شاید ہی سنا گیا ہو۔ مثبت رویہ اختیار کرتے اگر کوئی استفسار ہوتا تو حوصلہ افزائی فرماتے۔ دل شکنی سے گریز کرتے۔ بات چیت یا لین دین میں کسی کی طرف سے زیادتی ہو جاتی تو صبر سے کام لیتے۔ معاف فرما دیتے اور مافی الضمیر نہایت اچھے انداز میں ظاہر کرتے۔ جب سیلاب آتا تھا اور گاؤں کے ارد گرد پانی بھر جاتا تو سب آپ کے مکان میں اکٹھے ہو جاتے بچے اور مستورات تو آپ کا گھر اپنا گھر ہی سمجھتے تھے۔ بے تکلف وہاں چلے جاتے۔ وہاں سب کو راحت اور سکون میسر آتا۔

آپ کی اچانک وفات سے جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ میں ایک نمایاں خلا ہو گیا ہے۔ اس جماعت میں واحد صحابی تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کو خاص مقام عطا فرمائے۔ اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی غلام حسن سکنہ واں بھچراں ضلع میانوالی کی زوجہ بھاگ بھری عرصہ دو ماہ سے بوجہ T.B شدید طور پر بیمار ہے علاج جاری ہے مگر دن بدن حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید)

۲۔ مکرم چوہدری سید احمد ولد میاں اسرار دار ھال چک ۱۶۷ مراد کا لڑکا بعمر دو سال ماہ جولائی میں فوت ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے دعائے نعم البدل کی درخواست ہے (ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید)

۳۔ مکرم عبد الحمید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ ورکاں آجکل بہت پریشان ہیں۔ احباب سے ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

(غلام محمد حق معلم وقف جدید)

۴۔ بندہ کچھ روز سے علیل ہے۔ جبکہ ۱۹ راگست سے میرا بی کام کے آخری سال کا امتحان شروع ہے کمزوری کی بنا پر پڑھائی کرنا مشکل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ میری صحت اور امتحان میں کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور جو شافی اور قادر مطلق ہے دعا فرمائیں (بشارت احمد۔ کراچی ۲۹)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ ظہور/اگست کا چندہ جلد ارسال کریں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری تحریک و درخواست دعا

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ جولائی یعنی ۱ جولائی ۶۹ء تا ۳۱ جولائی ۶۹ء فضل عمر ہسپتال کی زیر تعمیر عمارت کے لئے عطایا جات بھجوائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب ان سب کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ احباب جماعت کو علم ہے کہ کچھ عرصہ ہوا کہ خاکسار کی طرف سے اخبار الفضل کے ذریعہ احباب کی خدمت میں یہ تحریک کی گئی تھی۔ ہسپتال کا سرجیکل وارڈ جس کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے کا اندازہ خرچ ایک لاکھ روپیہ ہے۔ مگر عطایا جات کی فہرست سے احباب سمجھ سکتے ہیں کہ اس طرف دوستوں نے بہت کم توجہ فرمائی ہے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائی اور مرکز میں ایک اچھے بڑے ہسپتال کی عمارت تعمیر ہوئی۔ لیکن یہ تعمیر شدہ عمارت ابھی مجوزہ عمارت کا نصف ہے۔ لہٰذا دوست خیال کر سکتے ہیں کہ جب تک وہ پہلے جیسی توجہ اور اخلاص کا مظاہرہ نہیں فرمائیں گے۔ بقیہ عمارت کا تعمیر کیا جانا ناممکن ہوگا۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ اس مرکزی ضرورت کی طرف بھی جلد خاص توجہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ عطایا جات برائے تعمیر ارسال فرمائیں جو دوست ۱۰۰/- روپے سے زائد رقم اس تعمیر کے لئے بھجوائیں گے۔ ان کے نام ایک سلیب پر ان شاء اللہ تعالےٰ کندہ کرائے جائیں گے۔ تا ان کے لئے دعا کی تحریک ہوتی رہے۔

اس کے علاوہ جو دوست اپنے نام پر یا اپنے عزیزوں کے نام پر پورے کمرہ کا خرچ دیں گے۔ ان کے نام سلیب اُن کمروں پر نصب کرا دیئے جائیں گے وَمَا توفیقنا الا باللہ۔

(خاکسار ڈاکٹر منور احمد)

چندہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱/۷/۶۹ء تا ۳۱/۷/۶۹ء

نمبر شمار	نام	رقم
۱	بشیر احمد صاحب معرفت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ	۵ — ۰۰
۲	ملک عبدالرحیم صاحب سمن آباد لاہور	۱۰۰ — ۰۰
۳	سید تفضل حسین شاہ صاحب سمن آباد لاہور	۵ — ۰۰
۴	قمر احمد قریشی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۵ — ۰۰
۵	رشید احمد صاحب سپروائزر سرگودھا	۱۰۰ — ۰۰
۶	بشارت احمد صاحب سرگودھا	۲۰ — ۰۰
۷	بیگم صاحبہ ملک خدا بخش صاحب ساہیوال	۵۰ — ۰۰
۸	چوہدری منیر احمد صاحب ولد میجر جنرل بشیر احمد صاحب بوریوالہ	۲۰۰ — ۰۰
۹	سید حسان احمد صاحب راولپنڈی چکلالہ	۵ — ۰۰
۱۰	ناصر احمد صاحب اکال گڑھ راولپنڈی	۵ — ۰۰
۱۱	ڈاکٹر احسان الحق صاحب 〃	۲۵ — ۰۰
۱۲	منیر احمد صاحب 〃	۲۵ — ۰۰
۱۳	کیپٹن رفیق احمد صاحب سکندر آباد دادو دکن	۲۰ — ۰۰
۱۴	مولوی سلطان صاحب آدم جی جوٹ ملز ڈھاکہ	۵۰ — ۰۰
۱۵	عبدالحی صاحب بٹ گنپت روڈ لاہور	۵ — ۰۰
۱۶	چوہدری محمد ارشاد صاحب گوالمنڈی 〃	۵۰ — ۰۰
۱۷	شمیم نصرت خانم صاحبہ 〃	۵ — ۰۰
۱۸	شیخ غفور احمد صاحب 〃	۵ — ۰۰
۱۹	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لائلپور	۱۶۳ — ۳۷

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لائلپور کی حافظ کلاس کا نتیجہ

مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت حافظ کلاسز مختلف جماعتوں میں کھولی گئیں جن میں قرآن کریم حفظ کرایا جاتا ہے۔ ایک حافظ کلاس جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لائلپور میں جاری کی گئی تھی۔ اس وقت اس کلاس کے انچارج معلم مکرم حافظ محمد شریف صاحب ہیں۔ جو محنت سے کام کرتے ہیں۔ اس کلاس کے معائنے مرکزی نظارت اور امارت ضلع کی طرف سے ہوتے رہے۔ احباب یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے۔ کہ حافظ کلاس گھسیٹ پور ضلع لائلپور کا معائنہ ۹/۶/۶۹ء کو کیا گیا تھا۔ اس میں سارے قرآن کریم کے حافظ پانچ شامل ہوئے اور معائنہ میں سب کو پاس قرار دیا۔ یہ حافظ کلاسز کا سب سے پہلا نتیجہ ہے۔ جو خوش کن ہے۔ اور انچارج معلم مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ہم کامیاب ہونے والے طلبہ کے نام الفضل میں بدیں غرض شائع کرتے ہیں تا دوسری حافظ کلاسز کے انچارج بھی توجہ اور محنت سے کام لیں۔

پاس ہونے والے طلباء کے نام حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ حافظ عبدالحکیم ولد مولوی سلطان علی مرحوم

۲۔ 〃 غلام سرور ولد ماسٹر محمد حسین صاحب

۳۔ 〃 عبدالحی ولد مولوی عبدالرحیم صاحب امیر مقامی

۴۔ 〃 خدا بخش صاحب ولد چوہدری لال دین صاحب

۵۔ 〃 حافظ کرم الٰہی ولد چوہدری فضل دین صاحب

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خدمت کے تقاضے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگ اللہ اور اس کے دین کے خادم ہیں اور اللہ تعالےٰ نے آپ اور مجھ پر کہ میں بھی اس کا ادنیٰ خادم ہوں بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ جو دنیادار شخص ہے وہ تو اپنے خادم سے ظاہری پاکیزگی اور صفائی کی توقع رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنے خدام سے نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی صفائی اور پاکیزگی اور طہارت کی امید رکھتا ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کا خادم ہو وہ اس کی ساری مخلوق کا خادم ہے اور بہت بڑی ذمہ داریاں جو اس خدمت کی ہم پر ڈالی گئی ہیں۔ مثلاً ہم صرف انسان کے خادم نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے خادم ہونے کی حیثیت سے ہم ان کے بھی خادم ہیں جو انسان نہیں . . . . غرض ہم پر اللہ تعالےٰ نے بڑا ہی فضل کیا ہے کہ اس نے ہمیں اپنا خادم بنا لیا ہے اگر ہم خدمت کے تقاضوں کو پورا کریں تو اُجرت یا جو انعام یا فضل یا محبت کا جو سلوک اللہ تعالےٰ ہم سے کرے گا۔ وہ اتنا بڑا اجر، اتنا بڑا انعام اتنی اچھی اور پیاری اور خوبصورت چیز ہے کہ اگر ہم اس کو پالیں۔ تو اس دنیا کی اور اس دنیا کی ساری نعمتوں کو ہم نے پالیا۔ کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی عزت کی۔ اس نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جو انسان اپنے رب کی نگاہ میں پاتا ہے۔ اور اس کی قدر اور قیمت کو وہ سمجھتا ہے۔" (خطاب تربیتی کلاس ۱۳ھ ۱۱)

خدام الاحمدیہ کو حضور کے بیان فرمودہ ان خدمت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی تمام مخلوق کی خدمت میں لگ جانا چاہیئے۔ جس کے نتیجہ میں ہم دونوں جہانوں میں اللہ تعالےٰ کی نعمتوں اور اس کے افضال کے مورد بن سکیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تبدیلی قلب کے تجربات

کیپ ٹاؤن۔ ۲۰ اگست۔ تبدیلیٔ قلب کے ماہر ڈاکٹر پروفیسر کرسچین برنارڈ نے کہا ہے کہ وہ تبدیلی قلب کے اپریشن کرتے رہیں گے۔ وہ ڈاکٹر بلیبرگ کے انتقال کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں مستقبل میں زیادہ تجربات کروں گا۔ اور سرجری میں جو نئی سہولتیں فراہم ہوئی ہیں انہیں استعمال کروں گا۔ ڈاکٹر برنارڈ نے کہا ہے کہ ڈاکٹر بلیبرگ کے انتقال سے ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہئیے۔ ہمارا وہ تجربہ انتہائی کامیاب تھا۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ تبدیلی قلب کا تجربہ مکمل طور پر کب تک کامیاب ہو سکے گا۔

اردن چھاپہ ماروں کی حمایت جاری رکھے گا

عمان ۲۰ اگست۔ شاہ حسین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کا تنازعہ بات چیت کے ذریعے طے کیا جا سکتا ہے مگر اردن عرب چھاپہ ماروں کی حمایت سے دستبردار نہیں ہو سکتا اور اسے ان حریت پسندوں کا ساتھ دینا ہو گا۔

شمالی بنگال میں سیلاب کی تباہ کاریاں

کلکتہ ۲۰ اگست۔ شمالی بنگال میں شدید بارشوں کے بعد وہاں دریاؤں میں زبردست سیلاب آگیا ہے۔ فوج کو امدادی کاموں کے لئے بلا لیا گیا ہے
ضلع جلپائی گوڑی میں دریا میں ایک جیپ گر گئی جس کے نتیجہ میں تین افراد ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

اغوا شدہ مصری طیارہ

قاہرہ ۲۰ اگست۔ مصری فضائی کمپنی کے جس مسافر طیارہ کو دو مسلح افراد نے اغوا کر کے سعودی عرب کے ہوائی اڈے پر اتار لیا تھا وہ بالائی مصر کے شہر لکسور میں واپس پہنچ گیا ہے۔ دونوں مسلح افراد بھی اس طیارہ میں واپس آگئے ہیں۔ مصری حکام نے دونوں سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ اس طیارہ میں ۳۰ مسافر سوار تھے۔

یاسر عرفات اچانک قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۲۰ اگست مصر کے نیم سرکاری اخبار روزنامہ الاہرام کے مطابق تحریک آزادی فلسطین کے سربراہ جناب یاسر عرفات عرب حریت پسندوں کے ایک وفد کے ساتھ اچانک قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ قاہرہ میں صدر ناصر سے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تفصیل سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

فلسطینی چھاپہ ماروں نے پائپ لائن تباہ کر دی

تل ابیب ۲۰ اگست۔ سویز کے کنارے القنطارہ ریجن میں اسرائیلی اور مصری فوجوں نے ایک دوسرے پر توپ خانے سے گولہ باری کی جس کے نتیجہ میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ اسماعیلیہ کے علاقے میں پانی کی پائپ لائن کے قریب ایک بم پھٹنے سے اسرائیلی فوج کا ایک لفٹننٹ بھی ہلاک ہو گیا۔ پانی کی پائپ لائن بھی تباہ ہو گئی۔

روس کے جنگی جہاز باسفورس سے گزرے

استنبول ۲۰ اگست روسی بحریہ کے مزید چار جنگی جہاز بحر اسود سے بحیرہ روم جاتے ہوئے آبنائے باسفورس سے گزرے ان میں ہیلی کوپٹر، میزائل بردار تباہ کن جہازوں کے علاوہ ایک اسلحہ پہنچانے والا جہاز بھی شامل تھا اس سال باسفورس سے مغرب سمت جانے والے روسی جنگی جہازوں کی تعداد ۱۵ سو تک پہنچ گئی ہے۔

ویٹ کانگ نے تین امریکی ہیلی کاپٹر مار گرائے

سائیگون ۲۰ اگست۔ جنوبی ویت نام کے محاذ آزادی نے کل تین امریکی ہیلی کاپٹر مار گرائے۔ اس کی تصدیق خود امریکی فوجی کمان نے کی ہے۔ امریکی فوج کے ایک ترجمان نے کہا کہ تینوں ہیلی کاپٹر نگران چوکیوں پر پرواز کر رہے تھے۔
ترجمان نے بتایا کہ ہیلی کاپٹروں کے ان حادثوں میں دو افراد ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

پاکستان کے نصاب کا تقابلی جائزہ

لاہور ۲۰ اگست۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کا شعبہ تحقیق۔ صوبہ کے سکولوں کے نصاب اور بیرونی ملکوں کے سکولوں کے نصاب کا تقابلی مطالعہ کرے گا۔

واقف زندگی طلباء کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے واقف زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ مورخہ ۹ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۹ ستمبر ۱۹۶۹ء کو دفتر وکالت دیوان میں لیا جائے گا۔

داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

جو نوجوان اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان

صدر صاحبان موصیان سیکرٹری صاحبان مال اور حصہ آمد کے موصی احباب سے گزارش

دفتر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کی طرف سے حصہ آمد کے جملہ موصیان کی خدمت میں فارم ہائے اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں۔ اکثر احباب کی طرف سے فارم مکمل ہو کر واپس آ چکے ہیں۔ دفتر ہذا انہیں سالانہ حساب بھجوا رہا ہے۔ لیکن بعض ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے تاحال مذکورہ فارم اصل آمد مکمل کر کے نہیں بھجوائے۔

اس سلسلہ میں مقامی صدر صاحبان موصیان اور سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس امر کی تسلی کر لیں کہ حصہ آمد کے ہر موصی نے فارم اصل آمد اور بعد تکمیل دفتر کو بھجوا دیا ہے۔ اگر کوئی ایسے دوست ہیں جنہوں نے نہیں بھجوائے تو وہ خود ان سے فارم اصل آمد مکمل کروا کر اپنی نگرانی میں دفتر ھذا کو بھجوا دیں۔

اگر کوئی موصی ان کی جماعت سے کسی دوسری جگہ منتقل ہو چکے ہیں یا کوئی نئے موصی دوست جماعت میں شامل ہوئے ہیں تو دونوں صورتوں میں ان کے نام بمعہ وصیت اور معہ ڈاک کے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

امانت تحریک جدید!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ میں رکھوئیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب کرام حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

اسلامی نماز کو یہ فضیلت حاصل ہے (کہ) اسکی تمام حرکات باوقار باغرض اور پُر حکمت ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الکوثر کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"نماز اسلامی کچھ حرکات جسم اور کچھ اذکار پر مشتمل ہے اور اسلامی نماز کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس کی تمام حرکات باوقار، باغرض اور بافائدہ ہیں اور اس میں وہ تمام طریق اختیار کئے گئے ہیں جو مختلف اقوام میں اظہار ادب کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ایرانی اقوام میں ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہو جانا اظہار ادب کی علامت ہے۔ ترک نسل کی اقوام میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانا اظہار ادب کی علامت ہے۔ ہندوؤں اور بعض دوسری اقوام میں جھکنا اظہار ادب کی علامت ہے۔ ہندوستان اور افریقہ میں سجدے کے طور پر گر جانا اظہار ادب کی علامت ہے اور یورپین اقوام گھٹنے کے بل بیٹھ جانے کو اظہار ادب کی علامت سمجھتی ہیں ہندو اور سکھ اب تو الگ ہو گئے ہیں پہلے وہ جب ملنے کے لئے آتے تھے تو خواہ انہیں کتنا منع کرتے رہو وہ پیروں میں گر جاتے تھے اسی طرح افریقہ میں اظہار عقیدت کے طور پر سب لوگ سجدہ میں گر جاتے ہیں ترکوں میں میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ مثنوی رومی پڑھتے ہیں تو ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مغل بھی تعظیم کے لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے ایران میں سیدھا کھڑا ہونا اظہار ادب کی علامت تھا۔ غرض ہر قوم میں اظہار عقیدت کی کوئی نہ کوئی علامت مقرر ہے۔ مگر نماز ایک ایسا شعار ہے جس میں اسلام نے اس قسم کے تمام آداب کو جمع کر دیا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ یوں تو ایک مومن کو ساری نماز میں ہی لذت آتی ہے مگر جب کوئی شخص اپنے قومی شعار میں پہنچے گا تو اسے کمال لذت محسوس ہوگی۔ عیسائی تشہد کے وقت کو پسند کرتا ہے کیونکہ ان میں تشہد کا رواج ہے۔ ہندوستانی کو سجدے کی حالت میں بڑا تذلل معلوم ہوتا ہے ایرانی کو ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونے میں تذلل معلوم ہوتا ہے۔ یہودی کو رکوع میں بڑا تذلل معلوم ہوتا ہے۔ غرض جو قوم بھی اسلام میں داخل ہوتی ہے وہ اپنی روح کی تسکین اسلامی نماز میں پاتی ہے دیکھو یہ کتنی بڑی خوبی ہے جو اسلام میں پائی جاتی ہے اس نے بتا دیا کہ اسلام میں ساری دنیا نے شامل ہونا ہے باقی قوموں کی عبادتوں میں یہ چیز اتنے لطیف طریق پر نظر نہیں آتی۔

پھر وضو کو لے لو۔ اسلام نے نماز سے پہلے وضو مقرر کیا ہے جو ایک نہایت اہم ذریعہ عبادت کی تکمیل کا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جب خیالات کا اجتماع ایک چیز پر ہوتا ہے تو اس کے مختلف حصوں سے جہاں اعصاب کے سرے ختم ہوتے ہیں (NERVES ENDS) اس کی طاقت ضائع ہونی شروع ہو جاتی ہے اور خیالات میں پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر پانی کا چھینٹا دیا جائے تو اعصاب کو سکون حاصل ہو کر خیالات مجتمع ہو جاتے ہیں۔ وضو کے ذریعہ سے انتشار خیالات کو روکا گیا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ صرف وضو کا حکم دیا گیا ہے بلکہ نماز کے ابتدا اور انتہا میں اللہ تعالےٰ نے نوافل بھی رکھ دیئے ہیں۔ اسی طرح نماز کے بعد ذکر الٰہی کی تاکید کی ہے اس طرح نہ صرف اس نے پہلے خیالات کو نماز میں پیدا ہونے سے روک دیا ہے بلکہ بعد میں آنے والے خیالات کو بھی ایک وقت تک دور رکھنے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر کام وقت سے کچھ دیر پہلے شروع کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً ہم نے دس بجے کی گاڑی سے جانا ہے تو آٹھ بجے سے ہی اس کا خیال آنا شروع ہو جائے گا ہم روزہ رکھتے ہیں تو سورج غروب ہونے سے پندرہ بیس منٹ پہلے ہی ہم روزہ کھولنے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ یہی حال دوسرے کاموں کا ہے یعنی پہلے کام کا اثر کچھ دیر تک چلا جاتا ہے اور اگلا کام کچھ دیر پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر نماز سے پہلے وضو اور بعد میں نوافل وغیرہ نہ رکھے جاتے تو آدھی نماز تو پہلے خیالات میں ضائع ہو جاتی اور آدھی دوسرے خیالات میں۔ اس نقص کے ازالہ کے لئے خدا تعالےٰ نے پہلے وضو رکھا اور فرائض سے پہلے سنتیں اور نوافل رکھ دیئے۔ اس طرح نماز کو اس نے دو دیواروں کے درمیان محفوظ کر دیا گویا ان تدابیر کے ہوتے ہوئے بھی کسی کی نماز ضائع ہو جائے تو یہ اس کا اپنا قصور ہوگا۔" (تفسیر کبیر سورۃ کوثر صفحہ ۴۰۲)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارہویں جماعت میں نیا داخلہ لاہور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والوں کے لئے ۳۰ اگست بروز ہفتہ سے اور سرگودھا بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والوں کا داخلہ سرگودھا بورڈ کی طرف سے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہونے کے دس دن بعد شروع ہو جائے گا جو علی الترتیب دس دس تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد حسب قواعد لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ انٹرویو روزانہ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا کرے گا۔ اور انٹرویو کے وقت طالب علم کے ساتھ گارڈین کا آنا ضروری ہوگا۔ تمام امیدوار کالج کے فارم داخلہ پہ اپنی درخواستیں معہ دو عدد فوٹو اور ضروری اسناد۔ بنام پرنسپل پہلے ہی بھجوا دیں۔ داخلہ حسب قواعد ہوگا۔ قواعد داخلہ۔ فارم داخلہ، اور پراسپکٹس خط لکھ کر دفتر کالج سے طلب کریں۔ فارم درخواست داخلہ ہر طرح سے مکمل ہونا ضروری ہے۔

لاہور۔ ملتان۔ حیدرآباد۔ اور کراچی وغیرہ سیکنڈری بورڈوں سے میٹرک پاس کرنے والے طلباء کے لئے یہاں آنے سے قبل سرگودھا بورڈ میں مائگریشن کرانے کا سرٹیفکیٹ ساتھ لانا ہوگا۔

مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کی مراعات دی جائے گی ۷۰ فی صد یا زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو پوری فیس کی مراعات دی جائے گی۔ طلباء کے لئے منقل عمر ہوسٹل میں رہائش کا عمدہ اور سستا ترین انتظام ہے۔

ہمارے اس کالج کا سب سے اہم مقصد تعلیم الاسلام اور اسلام کی اخلاقی اور روحانی تعلیم سے طلباء کو آشنا کرنا ہے اس لئے احباب کرام اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم کے لئے ربوہ کے دینی ماحول میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوائیں۔

بشارت الرحمٰن۔ ایم اے
قائم مقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا کراچی میں ورود مسعود (بقیہ صفحہ اول)

کے علاوہ مکرم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و ناظر خدمت درویشاں، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان اور مکرم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو بھی تشریف لائے۔

گزشتہ کئی دنوں سے ربوہ کا موسم متواتر بارشوں کی وجہ سے خراب چلا آرہا تھا اور خدشہ تھا کہ کہیں راستے میں بھی موسم کی خرابی دقت اور پریشانی کا موجب نہ بن جائے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ راستے میں موسم ہر لحاظ سے خوشگوار رہا۔ ہوائی جہاز کا سفر بھی بفضلہ تعالےٰ بڑے آرام اور سہولت سے طے ہو گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضور کے قافلہ کا ایک حصہ بذریعہ چناب ایکسپریس ۱۶ ظہور کو نو بجے صبح بخیریت کراچی پہنچا۔ اس حصہ میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادگان حضور کے اپنے تینوں صاحبزادگان مع محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے بعض ارکان شامل تھے۔

حضور ایدہ اللہ ہوائی مستقر سے سیدھے اپنی قیامگاہ (الامتیاز 43/1-E P.E.C.H.S) پر تشریف لائے۔ یہاں جماعت احمدیہ کراچی کے احباب اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے پہلے ہی سے کثیر تعداد میں جمع تھے۔ سبھی فرط عقیدت اور وفور محبت سے حضور ایدہ اللہ کی آمد کے منتظر اور حضور کی زیارت و ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے بے تاب تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت تمام احباب کو باری باری مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اندر تشریف لے گئے۔ سوا دو بجے ظہر اور عصر کی نمازوں کے لئے حضور باہر تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کے بعد حضور پون گھنٹہ تک احباب میں تشریف فرما رہے اور مختلف دینی اور علمی مسائل پر بڑی دلچسپ اور روح پرور گفتگو فرماتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ آپ کے روحانی فیوض و برکات جاری و ساری ہیں آپ نے بعض بدعتوں کا ذکر کیا اور ان سے مجتنب رہنے کی تلقین کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمیں خود بھی توحید خالص پر سختی سے قائم ہونا چاہیئے اور آگے اپنی نسلوں کو بھی توحید خالص پر قائم کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔

دوست التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ الودود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر آن تائید و نصرت الٰہی آپ کے شامل حال رہے آمین